السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملک محمد یونس ایک سوال کرتے ہیں کہ قربانی کے جانور کی ہر چیز استعمال میں لائی جا سکتی ہے قربانی دینے والا انہیں فروخت کیے بغیر کھال وغیرہ بھی اپنے مصرف میں لا سکتا ہے اگر اس کے ناخن کسی دوا میں استعمال کیے جائیں تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہے کیا ایسی دوا کو فروخت کیا جا سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی دینے والا لوجہ اللہ قربانی کا جانور ذبح کرتا ہے اس کے کسی حصہ کی خرید وفروخت جائز نہیں ہے ہاں اگر اس کی کھال وغیرہ غربا اور مساکین کو دے دی جائے تو وہ اسے فروخت کر سکتے ہیں اس جانور کے ناخن اتار کر پھینک دیے جاتے ہیں اگر انہیں دوا میں استعمال کیا جائے تو شرعی طور پر اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بہتر ہے کہ یہ دوا فی سبیل اللہ مفت دی جائے چونکہ اس میں دیگر ادویات بھی شامل کی جاتی ہیں ان کا حساب لگا کر منا سب نفع سے فروخت کر دی جائے تو اس میں بھی کوئی حرج والی بات نہیں ہے قربانی کرنے والے کے علاوہ اگر کوئی دوسرا شخص ان ناخنوں کو بطور دوا استعمال کرتا ہے تو اسے کھلی اجازت ہے کہ اس دوا کی خرید وفروخت کرلے البتہ قربانی والا اس سے احتیاط کرے تقویٰ اور پرہیز گاری کا تقاضا یہی ہے نیز حدیث میں ہے کہ جہاں شک پڑ جائے اسے چھوڑ دینے میں عافیت ہے چونکہ اس میں دوا بنانے کی محنت اور دیگر ادویات بھی شامل ہیں لہذا احتیاط کے دائرہ میں رہتے ہوئے اسے فروخت کیا جا سکتا ہے /(واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:199